Regd. L. No 5254

73

خلافت لائبریری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

الفضل
روزنامہ
لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

تار کا پتہ:- "ڈیلی الفضل لاہور"

فی پرچہ ۱ر

یوم پنجشنبہ — ۲۰ ذی القعدہ سنہ ۱۳۷۳ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۴۳/۸ — ۲۲ وفا ۱۳۳۳ہش — ۲۲ جولائی ۱۹۵۴ء — نمبر ۱۰۸

چاٹگام کی بندرگاہ میں پانچ مزید گودیاں بنائی جائینگی

ڈھاکہ ۲۱ جولائی۔ تین ماہ کے اندر اندر چاٹگام کی بندرگاہ میں پانچ اور گودیاں بنائی جائیں گی۔ بندرگاہ کی ترقی کی سکیم کے تحت پانچ گودیاں پہلے بنائی جا چکی ہیں۔ اس تمام سکیم پر گیارہ کروڑ روپے سے زیادہ خرچ آئے گا۔ پوری سکیم مکمل ہونے پر چاٹگام کی بندرگاہ میں بیس جہاز لنگر انداز ہو سکیں گے۔ تقسیم سے پہلے اس بندرگاہ میں صرف پانچ جہاز لنگر انداز ہو سکتے تھے — چالنا بندرگاہ کے قریب دریائے پوسا کے دہانہ میں جہازوں کی راہ نمائی کیلئے ریڈیائی سگنل لگانیکا انتظام بھی کیا جا رہا ہے۔

فارموسا اور امریکہ میں دفاعی معاہدہ

تائیفہ ۲۱ جولائی۔ حکومت فارموسا نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ اور فارموسا کے درمیان دفاعی معاہدہ کی بات چیت جاری ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ناصر آباد ۱۹ جولائی۔ محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بخار کی سی حالت ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

ہند چینی کی تینوں شریک ریاستوں میں جنگ بند کرنے کے سمجھوتوں پر جنیوا میں دستخط ہو گئے

امید ہے کہ فرانس تونس اور مراکش کے معاملات میں بھی اسی جذبہ سے کام لیگا جس جذبہ سے اس نے ہند چینی میں کام لیا ہے (وزیر اعظم محمد علی)

جنیوا ۲۱ جولائی۔ آج تیسرے پہر جنیوا میں کمبوڈیا میں جنگ بند کرنے کے متعلق سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے۔ اس کارروائی کے بعد ہند چینی کی تینوں شریک ریاستوں میں لڑائی بند کرنے کے سمجھوتوں پر دستخط ہونے کے انتظامات مکمل ہو گئے۔ آج صبح لاؤس اور ویٹ نام میں جنگ بند کرنے کے سمجھوتہ پر دستخط ہوئے۔ سمجھوتہ کے مطابق ویٹ نام کو تقسیم کر دیا جائے گا۔ تقسیم کے لئے دریائے بن ہائی کو حد مقرر کیا گیا ہے۔ یہ دریا ۱۷ اور ۱۸ عرض بلد کے درمیان بہتا ہے۔ سمجھوتہ کے تحت فرانس شمالی ویٹ نام خالی کر دے گا۔ اسی علاقہ میں ہنوئی کا شہر بھی شامل ہے۔ فرانس دس ماہ کے اندر اندر ہائی فونگ کی بندرگاہ کمیونسٹوں کے حوالے کر دے گا۔ تمام ویٹ نام میں ۲۰ جولائی ۱۹۵۶ء تک انتخابات مکمل کر لئے جائیں گے۔ تین قوموں کا ایک کمیشن جنگ بند کرنے کے انتظامات کی نگرانی کرے گا۔ اس کمیشن کا چیئرمین ہندوستان ہوگا۔ کینیڈا اور پولینڈ اس کے ممبر ہوں گے۔ فریقین جنگی قیدیوں اور شہری نظربندوں کو ایک ماہ کے اندر اندر رہا کر دیا جائیگا۔

لاؤس اور ویٹ نام میں جنگ بند کر دینے کے معاہدہ پر آج صبح دستخط کئے گئے ویٹ نام کے وفد نے سمجھوتہ پر دستخط نہیں کئے۔ جنگ بند کرنے کے سمجھوتہ کے متعلق امریکہ کا رد عمل سرکاری طور پر ابھی معلوم نہیں ہوا لیکن امریکہ میں عام طور پر یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ یہ سمجھوتہ دراصل کمیونسٹوں کی فتح ہے۔ ماسکو ریڈیو نے سمجھوتہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ امن پسند طاقتوں کی فتح ہے۔

پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے سمجھوتہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کو سچے دل سے خوشی ہے کہ ہند چینی کی سات سالہ جنگ بند ہو گئی۔ اب جنوب مشرقی ایشیا میں امن و استحکام قائم ہونے میں مدد ملے گی جس کا پاکستان سے گہرا تعلق ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ فرانس دوسرے مسئلوں کو طے کرنے میں بھی مفاہمت کے اسی جذبہ سے کام لے گا جس جذبہ سے اس نے ہند چینی میں کام لیا ہے۔ ان مسئلوں میں تونس اور مراکش کے مسئلے سر فہرست ہیں۔

ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ ہند چینی میں جنگ کا بند ہو جانا دوسری جنگ کے بعد کا سب سے اہم واقعہ ہے۔ انہوں نے برطانیہ فرانس، چین اور روس کو مبارکباد کے تار بھیجے ہیں۔ امریکہ کو انہوں نے کوئی تار نہیں بھیجا۔

اس معاہدہ کے متعلق جنوبی کوریا کا رد عمل یہ ہے کہ سمجھوتہ توہین آمیز ہے۔ اور دو سال کے اندر اندر کمیونسٹ سارے ہند چینی پر قابض ہو جائیں گے۔ — ادھر آج سائیگان میں ویٹ نام کے وزیر اعظم نے موجودہ صورت حال پر غور کرنے کے لئے اپنی کابینہ کا ایک ہنگامی جلسہ طلب کیا۔ ویٹ نام کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ ویٹ نام کے عوام کے لئے یہ سمجھوتہ تباہ کن ثابت ہوگا۔ حکومت ویٹ نام نے فرانس سے احتجاج کیا ہے۔ کہ سمجھوتہ ویٹ نام کے سربراہ کو نظر انداز کر کے کیا گیا ہے — آج پیرس میں ہند چینی کی جنگ کے نقصانات کے متعلق جو سرکاری اعداد و شمار شائع کئے گئے ہیں۔ ان کے مطابق پچھلے ہفتہ تک اس لڑائی میں فرانسیسی یونین کے بانوے ہزار آدمی ہلاک ایک لاکھ چودہ ہزار زخمی اور اٹھائیس ہزار قید ہوئے۔

اندور میں گولی چلائی گئی ۴ طلبا ہلاک

اندور ۲۱ جولائی۔ آج اندور میں پولیس اور طلباء کے تصادم میں پولیس کو ہائی کورٹ کے احاطے ۴۴ میں طلباء پر گولی چلانی پڑی۔ جس سے ۴ طلباء ہلاک ہوئے۔

مسلم لیگ پارلیمنٹری پارٹی کا جلسہ

کراچی ۲۱ جولائی۔ آج کراچی میں مسلم لیگ پارلیمنٹری پارٹی کا پھر جلسہ ہوا جس میں بجٹ کی نئی پالیسی کے بارہ میں بحث کی گئی۔

عام کھلے لائسنس میں کچھ اور چیزیں شامل کر دی گئیں

کراچی ۲۱ جولائی۔ عام کھلے لائسنس نمبر ۷ میں کچھ اور چیزیں بھی شامل کر دی گئی ہیں۔ ان میں مشینیں، سیمنٹ۔ آئل انجن کو بہو اور اس کے پرزے وغیرہ شامل ہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

لاہور ۲۱ جولائی (۹½ بجے شب) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع مندرجہ ذیل ہے۔

"حضرت میاں صاحب کی بلڈ پریشر اور دل کی حالت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ نقرس کی تکلیف ابھی تک ہے۔ اور آج شام سے کسی قدر زیادہ ہے۔ ۹۹ کے قریب ٹمپریچر بھی ہو جاتا ہے۔"

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

امام مسجد لنڈن کی علالت

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن (Bronchitis) سے بیمار ہیں اور دوائی کی وجہ سے آنکھوں پر بھی اثر ہے احباب امام صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

البانیہ کے وزیر اعظم مستعفی ہو گئے

لنڈن ۲۱ جولائی۔ البانیہ کے وزیر اعظم جنرل انور ہوجہ مستعفی ہو گئے ہیں۔ ان کی جگہ نائب وزیر اعظم نے وزیر اعظم کا عہدہ سنبھال لیا ہے۔

برطانیہ نے مصر کو بعض رعائتیں دینے کا فیصلہ کر لیا

لنڈن ۲۱ جولائی۔ لنڈن کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ برطانیہ نے نہر سویز کے سوال پر مصر کے رویہ کے سلسلہ میں بعض رعائتیں دینے کا فیصلہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے الفضل پریس میں طبع کرا کر دفتر الفضل میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری رفیقۂ حیات کی وفات

از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی

کراچی سے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع ملی کہ میری رفیقہ حیات جنہانے ۵۰ سال تک میرے شریک حال زندگی بسر کی اور عسر یسر میں میرے ساتھ اللہ تعالٰے کی ایک شکر گزار بندی رہی ۱۷ جولائی ۱۹۵۵ء کی رات کو بمقام کراچی انتقال کیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس کی زندگی ایک وفادار بیوی اور شفیق ماں اور سعادت مند بیٹی اور ہمدرد بہن کی مومنانہ زندگی ہے۔ یہ اعلان میں ان دوستوں اور بھائیوں کے لئے جن کو میرے ساتھ ہمیشہ ایک مخلصانہ تعلق اخوت رہا ہے۔ خصوصاً اور عام جماعت کے لئے عموماً اس غرض سے کر رہا ہوں کہ احباب ان کے لئے جنازہ غائب پڑھیں۔ اور ان کے مدارج روحانی کے لئے دعا کریں۔

میں اور میرا خاندان اللہ تعالٰے کی اس مشیت پر بحمد اللہ انشراح صدر سے راضی ہے۔ اور ایک بصیرت اور صحیح شعور کے ساتھ انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا ہے۔ مرحومہ صبیہ تھیں۔ اور غریب الوطنی میں شہادت کی موت پائی۔ میرے اجداد ایک زمانہ دراز پیشتر سندھ میں ایک اسلامی حملہ کے وقت آئے تھے۔ اور مرحومہ کے اجداد نے جس سرزمین کی مٹی میں اپنے خون اور ہڈیوں کو آلودہ کیا تھا۔ اسی سرزمین میں وہ دفن ہوئی۔ اللہ تعالٰے کی شان عجیب ہے۔ سچ فرمایا۔

لا تعلم نفس بای ارض تموت

میں اپنی رفیقۂ حیات کے مدارج کی ترقی کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں۔

(خاکسار عرفانی)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز کا ارشاد

(۱) اپنا روپیہ امانت تحریک جدید میں رکھوائیں

"صدر انجمن احمدیہ میں تو روپیہ رکھوانیکی لوگوں کو عادت پڑ چکی ہے۔ لیکن میں تحریک جدید کے لئے بھی جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنا روپیہ وہاں بھی رکھوائیں"۔

(۲) امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی ہے

(حضرت امیر المومنین)

ضروری یادداشت

امانت ذاتی اور امانت تحریک جدید دو علیحدہ علیحدہ امانتیں ہیں۔ دوست امانت تحریک جدید میں روپیہ جمع کراتے وقت امانت تحریک جدید کے الفاظ ضرور یاد رکھیں۔ (افسر امانت تحریک جدید)

اعلان دارالقضاء

حسن محمد صاحب معرفت خان محمد صاحب چک ۲۸۱ موہیانوالہ ڈاکخانہ گگو تحصیل پاکپتن ضلع منٹگمری چونکہ آغا محمد عبد الرحیم صاحب لاہور کے مطالبہ سے انکاری ہیں۔ اسلئے بموجب حکم شرعی وہ حلف کے لئے مورخہ ۵۵/۸/۲۱ کو بعد نماز ظہر دفتر قضاء میں تشریف لائیں۔ بصورت دیگر کارروائی زیر ہدایت ۶۲ کی جائیگی۔ موصوف کو چونکہ معمولی طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی۔ اسلئے اخبار میں اعلان کیا جاتا ہے

(ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ)

داخلہ انجینئرنگ کالج لاہور

درخواستیں مجوزہ فارم میں بنام پرنسپل پنجاب کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ۵۵/۸/۶ تک طلب کی گئی ہیں۔ فارم درخواست پراسپکٹس میں لگی ہوئی ہے۔ ۵۶-۱۹۵۵ء کا پراسپکٹس قیمتی تقریباً ۱/۰/۰ مینجر گورنمنٹ بک ڈپو لاہور سے ملتا ہے۔ امسال کالج میں مائننگ انجینئرنگ کا ڈگری کورس بھی جاری ہوگا اس کلاس میں سارے پاکستان سے ۲۰ لڑکے لئے جاویں گے۔ امتحان انتخاب یکم تا چھ ستمبر ۱۹۵۵ء ہوگا مائننگ کلاس کے لئے پچاس پچاس روپے کے پانچ وظائف ہیں۔

(سول لاہور ۵۵/۷/۱۸)

(ناظر تعلیم و تربیت)

ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے قبل ازیں یہ اعلان کروایا جا چکا ہے۔ کہ دفتر صیغہ امانت اب دفتر محاسب سے علیحدہ ہو چکا ہے۔ اور یہ کہ صیغہ امانت سے متعلق تمام امور کے بارہ میں بجائے محاسب کے افسر صیغہ امانت کو مخاطب کیا کریں۔ اب جملہ احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ دفاتر تحریک جدید و دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں وصول ہونے والی تمام رقوم خواہ ان کی وصولی خزانہ صدر انجمن احمدیہ لوکل طور پر کرتا تھا یا ایسی رقوم بیرون از ربوہ سے بذریعہ منی آرڈر۔ بیمہ جات۔ چیکس ڈرافٹس۔ کیش سلپس وغیرہ وصول ہوتی تھیں۔ ان تمام کی وصولی کا کام اب بجائے دفتر محاسب کے دفتر امانت کے سپرد ہو چکا ہے۔ لہٰذا احباب اپنی تمام رقوم افسر امانت کے نام بھجوا دیا کریں۔ ان دونوں جگہ صیغہ جات میں وصول ہونے والی رقوم افسر صیغہ امانت ہی وصول کر رہا ہے

نیز احباب رقوم بھجواتے وقت اس امر کو مدنظر رکھیں کہ کوپن یا چٹھی پر بھجوائی جانے والی رقوم کی تفصیل ضرور دیا کریں۔ کہ ایسی رقوم کا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے ہے۔ یا تحریک جدید سے اور ان کا تعلق ہر دو دفاتر کی کن مدات سے ہے۔ تاکہ رجسٹرات متعلقہ میں درج کرنے وقت غلطی کا امکان نہ رہے۔

(افسر صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

جامعہ نصرت ربوہ کا ایف۔ اے کا شاندار نتیجہ

(از محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ ڈائریکٹس جامعہ نصرت)

جامعہ نصرت کو کھلے ابھی صرف تین سال کا عرصہ ہوا ہے۔ اور اس سال دوسری دفعہ طالبات ایف۔ اے کے امتحان میں شامل ہوئیں۔ اس سال کالج کی بارہ طالبات ایف۔ اے کے امتحان میں شامل ہوئیں۔ جن میں سے گیارہ خدا تعالٰے کے فضل سے کامیاب ہوئیں۔ ایک کا نتیجہ بعد میں نکلے گا۔ امید ہے کہ وہ بھی کامیاب ہو جائیں گی۔ گویا نتیجہ تقریباً ۹۲ فی صد کا رہا۔ پرائیویٹ طور پر چار طالبات شامل ہوئی تھیں۔ جن میں سے تین کامیاب ہوئیں۔

احباب جماعت کو چاہیئے کہ اپنی لڑکیوں کو جامعہ نصرت میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھجوائیں تاکہ یونیورسٹی کی اعلےٰ تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم عمدہ تربیت اور روحانی ماحول بھی ان کو میسر آ سکے۔

تھرڈ ایر کا داخلہ ستمبر میں ہوگا۔ لیکن طالبات اپنی درخواستیں ابھی سے بھجوا سکتی ہیں۔

(مریم صدیقہ ڈائریکٹرس جامعہ نصرت ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خواجہ منظور احمد صاحب اختر بیمار ہیں احباب آپ کی جلد صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ (خاکسار منور خالد ربوہ)

(۲) برادرم عبد الشکور صاحب نومسلم کو کچھ عرصہ سے درد معدہ کی تکلیف تھی۔ ان کا اپریشن سول ہسپتال میں ہونے والا ہے۔ احباب جماعت خاص طور دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالٰے انہیں صحت کاملہ اور عاجلہ عطا فرمائے۔ (خاکسار عبد الوہاب عمان)

(۳) میرے بھائی بشیر احمد صاحب صابر کوہ مری کافی عرصہ سے دانتوں کی بیماری کی وجہ سے بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالٰے جلد از جلد شفایابی عطا فرمائے (شاہد مسعود دھاروالی چک ۳ ضلع شیخوپورہ)

(۴) میری لڑکی عزیزہ امۃ السمیع تقریباً ساڑھے چھ ماہ سے بیمار ہے حالت تشویشناک ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالٰے بچی کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(ولایت حسین دوکاندار محلہ دارالرحمت ربوہ)

(۵) میری لڑکی رضیہ بیگم ٹائیفائڈ سے ۱۸ دن سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(شیخ اللہ بخش مہاجر احمدی بنوں شہر)

(۶) اہلیہ حوالدار مبارک احمد صاحب بیمار چلی آ رہی ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (ایم۔ اے شریف بھیروی)

(۷) میرے والد صاحب کی دفتری ترقی ان کی بیماری کی وجہ سے رکی ہوئی ہے۔ دوست ان کی ترقی اور صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد رفیق کوچہ درزیاں لاہور)

(۸) میرے والد محترم میاں امیر اللہ صاحب آف محلہ دارالرحمت قادیان حال مقیم لاہور جو کہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے ہیں عرصہ تقریباً ۵ ماہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری اور بے چینی زیادہ ہے۔ احباب سے عاجزانہ درخواست دعا ہے

(محمد یوسف لیاقت علی پارک ہیڈ لائن روڈ لاہور)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۲ وفا ۱۳۳۳ھ

74

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حزب اختلاف

معاصر نوائے وقت نے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں "مضبوط حزب اختلاف" پر ایک سیر حاصل اور مبسوط افتتاحیہ سپرد قلم کیا ہے۔ جس میں صاحبان اقتدار اور صاحبان حزب اختلاف کی موجودہ ذہنیت کا تجزیہ کرنے کی قابل قدر کوشش فرمائی گئی ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ جمہوری حکومتوں میں حزب اختلاف کا ہونا ضروری ہے۔ وجہ ظاہر ہے۔ کہ کوئی انسان یا انسانوں کی جماعت غلطیوں سے پاک نہیں ہو سکتی۔

جمہوریت کی بنیاد پارٹی حکومت پر رکھی گئی ہے۔ ایک پارٹی جو عوام میں زیادہ اعتماد حاصل کر لیتی ہے۔ انتخابات میں بھی زیادہ سیٹیں حاصل کرتی ہے۔ جمہوریت کا یہ بھی قاعدہ ہے کہ جس پارٹی کو اکثریت حاصل ہو۔ اس کو اپنے پروگرام کے مطابق حکومت کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ مگر گاڑی کو بریک دینے کے لئے دوسری پارٹیاں اس پر تنقید کرتی رہتی ہیں۔ جس سے صاحبان اقتدار اعتدال کے حدود کے اندر رہتے ہیں۔

ہم یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ یہ طریق کار بہت سے فوائد رکھتا ہے۔ مگر یہ فوائد اسی وقت حاصل ہو سکتے ہیں۔ جب عوام کی سیاسی ذہنیت ایک خاص معیار پر ہو۔ پاکستان میں آہستہ آہستہ عوام کی سیاسی ذہنیت ترقی کر رہی ہے۔ اور اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ یہاں بھی حزب اختلاف کی ضرورت روز بروز زیادہ واضح ہوتی جا رہی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ جیسا کہ مشرقی پاکستان کے انتخابات سے واضح ہوتا ہے۔ جس کی خود اس اداریہ میں مذمت کی گئی ہے۔ خود ہماری لیڈر شپ کا ہی ذہنی معیار اتنا پست ہے۔ کہ کار آمد حزب اختلاف کا قیاس بھی مشکل ہے۔ یہاں جو شخص اقتدار سے الگ ہوتا ہے۔ یا جو محض ذاتی فروغ چاہتا ہے۔ ایک پارٹی بنا لیتا ہے۔ یا ایسی پارٹیوں میں شامل ہو جاتا ہے یا ان سے ساز باز کر لیتا ہے۔ جو مسلمہ طور پر تخریبی سرگرمیوں کے لئے بدنام ہیں۔ چنانچہ اداریہ میں اسی کا بھی ذکر بالوضاحت کیا گیا ہے۔ ایک اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"آخر میں ہم اس بات کی توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ کسی صورت کمیونسٹوں اور ان کے ہمسفروں سے تعاون نہ کیا جائے۔ اس اگاس بیل کو پنپنے کا موقع دینے کی خطرناک غلطی سے اجتناب نہایت ضروری ہے۔ اکثر یہ ہوتا ہے۔ کہ غیر کمیونسٹ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ کمیونسٹوں کو اپنے آلۂ کار بنا رہے ہیں۔ حالانکہ وہ ان کے خود آلۂ کار بنتے ہیں۔ کمیونسٹ ہر اس بات کے دشمن ہیں۔ جو عام جمہوریت پسند چاہتے ہیں۔ ہم جب اسلام پسند اور جمہوریت نواز عناصر کو کمیونسٹوں سے شہری آزادی وغیرہ کے لئے شیر وشکر دیکھتے ہیں۔ تو حیرت و تعجب کی کوئی حد نہیں رہتی۔ کمیونسٹ شہری آزادیوں میں مطلق ایمان نہیں رکھتے۔ لیکن آزادی پسند عناصر کی سادہ لوحی پر افسوس ہوتا ہے۔ کہ وہ سب کچھ جانتے بوجھتے اس نام پر بھی کمیونسٹوں سے تعاون و اشتراک پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ مشرقی بنگال کا حالیہ سانحہ آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ جہاں حزب اختلاف کی صحت مند تنظیم اور ترقی وقت کی ایک اہم پکار اور جمہوریت کا ایک بنیادی تقاضا ہے۔ وہاں آزادی اور جمہوریت بھی اس کے متقاضی ہیں۔ کہ اس کو کمیونسٹوں کے منحوس اور نامسعود سایہ سے محفوظ رکھا جائے۔" (نوائے وقت مورخہ ۲۰ رجولائی ۱۹۵۴ء)

سب سے بڑی مشکل یہ ہے۔ کہ یہاں راہنما اور زعماء عوام کی رہنمائی کر کے ان کی ذہنیت کو بلند نہیں کرتے۔ بلکہ ان کے نازک جذبات کو بھڑکا کر اپنا الو سیدھا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چونکہ یہاں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ اور عوام خواہ اسلام پر عمل کریں یا نہ کریں۔ اسلام کے نام سے ضرور محبت کرتے ہیں۔ اس لئے سوائے چند لیڈروں کے تمام اسلام کے نام سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ اس طرح وہ آسانی سے رائے عامہ حاصل کر لیں گے۔ جس کا نقصان یہ ہوا ہے۔ کہ عوام ان کے بھڑکانے سے بھڑک اٹھتے ہیں۔ مگر ان کی کوئی سیاسی تربیت نہیں ہو سکتی۔ ان کے سامنے سیاسی مسائل آتے ہی نہیں۔

"اب وقت آگیا ہے کہ ہم اپنی قربانی کا معیار بڑھائیں"

(از مکرم جناب ناظر صاحب بیت المال ربوہ)

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا ❊ بہار رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

احباب جماعت کو نمائندگان مجلس مشاورت اور الفضل مورخہ ۱۴ر اپریل ۱۹۵۴ء سے معلوم ہو چکا ہے۔ کہ جماعت جن ہنگامی حالات میں سے گزر رہی ہے۔ اس کے پیش نظر تحریک خاص کی تجویز کی گئی ہے۔ تا ان اخراجات کو پورا کیا جا سکے۔ جن کا تقاضا موجودہ حالات کرتے ہیں۔ یہ تحریک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خود نمائندگان مجلس مشاورت کے سامنے فرمائی۔ جس کی نمائندگان نے بالاتفاق تائید کی۔ اس کے بعد جو فیصلہ حضور نے فرمایا۔ وہ ۱۴ر اپریل ۱۹۵۴ء کے اخبار الفضل میں ان الفاظ میں شائع ہو گیا ہے۔ کہ:۔

"آئندہ تین سال کے لئے ہر موصی اپنے چندہ میں دو پیسہ فی روپیہ اور غیر موصی ایک پیسہ فی روپیہ ایزادی کرے۔ یہ زیادتی لازمی ہو۔ اختیاری نہ ہو۔ تین سال گزرنے کے بعد اس پر پھر غور کیا جائے گا۔ اور اگر ضرورت محسوس ہو۔ تو ایک یا دو سال کے لئے اس کو مزید جاری رکھا جائے۔"

یہ اس فیصلہ کے الفاظ ہیں۔ جو امسال مجلس مشاورت میں نمائندگان نے کیا ہے۔ اور اسی فیصلہ کے مطابق احباب جماعت کو مئی کے مہینہ سے یہ چندہ دینا ہوگا۔

جماعت احمدیہ کی ذمہ داری بہت بڑی ہے۔ کیونکہ اس نے یہ بیڑا اٹھایا ہے۔ کہ وہ اسلام کا جھنڈا بلند کرے۔ اور تمام دنیا کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدموں میں لے آئے۔ اور اسلام کا عظیم الشان کام بخیر و خوبی ہوتا رہے۔

جس قدر زیادہ بوجھل کام ہوتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ زور لگایا جاتا ہے۔ پس ہمارا کام بھی کوئی معمولی کام نہیں۔ بلکہ نہایت اہم اور عظیم ہے۔ اور اس قابل ہے۔ کہ اس کے لئے اپنا پورا زور لگا دیں۔

صحابہ کرام رضؓ نے جس رنگ میں قربانیاں کیں۔ یہ انہی کا نتیجہ تھا۔ کہ عرش سے خدا تعالیٰ نے خوش ہو کر انہیں رضی اللہ عنہم کا خطاب دیا۔ انہوں نے اپنی ذمہ داری کو سمجھا۔ وہ مقدس امانت جو ان کے سپرد کی گئی تھی۔ اس کی حفاظت کی اہمیت کو وہ خوب سمجھتے تھے۔ اسی وجہ سے جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سے قربانی کا مطالبہ کیا۔ تو انہوں نے بے نظیر نمونہ دکھایا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضؓ سارا مال لے آئے۔ اور حضرت عمر رضؓ اپنا آدھا مال لے آئے۔ اسی طرح دوسرے صحابہؓ نے اپنے مالوں کو پیش کر دیا۔ جن کی وجہ سے صحابہ رضؓ آندھی کی طرح اٹھے اور بگولے کی طرح چھا گئے۔ پس جب تک کوئی قوم اپنی قربانیوں کو اس مقام تک نہیں پہنچاتی۔ جو مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ اس وقت تک وہ مقصد کو حاصل نہیں کر سکتی۔ ہمارا مقصد بہت بڑا ہے۔ اور اس کے مقابل پر ہماری قربانیاں بہت ہی کم ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اپنی قربانی کے معیار کو بلند کریں۔ تا ہم جلد سے جلد مقصد کو حاصل کر سکیں۔

ہم میں سے موصی صاحبان عموماً ایک روپیہ میں سے $1\frac{1}{2}$ آنہ دے رہے ہیں، موجودہ مطالبہ کی صورت میں $1\frac{1}{2}$ آنہ کی بجائے دو آنے دیے جوں گے۔ اور یہ اس مقصد اور ذمہ داری کے پیش نظر جس کے اٹھانے کا اقرار ہم نے کیا ہے کوئی بڑی قربانی نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں اس بات کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ کہ جب بھی خلیفہ وقت مزید قربانی کے لئے پکاریں۔ اسی وقت پھر ہم لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھیں۔ اور اپنے مالوں کو اسلام کی عظمت اور شان ظاہر کرنے کے لئے نچھاور کر دیں۔ تا اسلام کا غلبہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔

نوٹ:۔ چندہ دینے والے احباب اپنا چندہ عام الگ دیں گے۔ اور ایک پیسہ فی روپیہ کے حساب سے تحریک خاص الگ۔ اسی طرح موصی احباب اپنا چندہ وصیت الگ ادا کر دیں گے۔ اور دو پیسہ فی روپیہ کے حساب سے تحریک خاص الگ۔ مثلاً ایک شخص کی آمد ماہوار مبلغ -/۵۰ روپیہ ہے۔ تو اس کی تقسیم اس طرح ہوگی۔ چندہ عام ۳/۲/- تحریک خاص ۱۲/- اور اگر موصی ہے۔ تو اس کا حصہ وصیت بحساب $\frac{1}{10}$ -/۵ روپے اور تحریک خاص ۱/۹/- ہوگا۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

از حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی

گزشتہ سے پیوستہ

ابتداءً میرے محترم و بزرگ محسن حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب بھائی شیخ عبدالعزیز صاحب اور میرے ہم نوالہ و ہم پیالہ عزیز مکرم حافظ حونی چوہدری غلام محمد صاحب بی۔ اے۔ بعض اور دوست اور راقم الحروف اس خدمتِ پہرہ کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے رہے۔ اپنا سکول کھل جانے پر بعض مخلص خاندانوں کے بچے جو طلب علم کی غرض سے والدین نے قادیان بھجوائے۔ ہمارے ساتھ ان خدمات میں محبت و اخلاص سے شریک ہوا کرتے تھے۔ مثلاً مکرم و معظم مرزا افضل بیگ صاحب مرحوم آف قصور کے صاحبزادے عزیز مکرم مرزا افضل بیگ صاحب مرزا محمد جمیل بیگ صاحب۔ محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلیٰ۔ مرزا سلطان احمد صاحب۔ عزیزان راجہ محمد اسمٰعیل و راجہ محمد اسحاق صاحب۔ شیخ احمد الدین صاحب ڈنگوی۔ منشی کرم علی صاحب وغیرہ وغیرہ کئی شریف سعید اور صالح نوجوان محبت بھرے دل کے ساتھ بصد شوق ان خدمات کو بجا لایا کرتے تھے؛

پہرہ کی راتوں میں ایک چیز جو میں نے دیکھی اُس کا بیان بھی میرے ذمہ ہے۔ اور وہ یہ کہ دورانِ پہرہ میں ہم اکثر لوگ محسوس کیا کرتے تھے۔ کہ حضور پُرنور رات کا زیادہ حصہ ذکر و فکر اور دعا و نماز میں گزارا کرتے تھے۔ کیونکہ بالکل تھوڑے وقت کے سوا ہمارے کانوں میں گریہ و بکا اور اضطراب و الحاح کی آواز۔ کبھی کچھ پڑھنے اور گنگنانے کی گنگناہٹ کبھی نرم اور دھیمی سی آواز میں سسکیاں لینے اور رقت و سوز سے بلبلانے کی آواز پڑتی رہا کرتی تھی۔ اور بارہا مجھے یاد ہے۔ کہ ایسے موقعہ پر ہم خود بھی کھڑے آمین آمین از ما و جملہ جہاں آمین باد کی صدائیں کرنے لگتے۔

پہرہ کا ایک دوسرا طریق جو مکانات کی تکمیل کے بعد جاری ہوا یہ تھا کہ حضور پُرنور نے ہمیں اپنے مکانات کے بعض حصوں میں سو رہنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ محترم حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب اور یہ خاکسار اول اول دونوں ایک ہی جگہ عشاء کی نماز کے بعد جاتے۔ اور صبح کی نماز کے وقت وہاں سے آ جایا کرتے۔ بعد میں دونوں کو الگ الگ حصوں میں بھی رہ کر خدمتِ پہرہ کا موقعہ ملتا رہا۔ اور یہ تبدیلیاں مکانات کی شکست و ریخت اور ترمیم و تنسیخ کی بناء پر ہوا کرتی تھیں۔ اور حسب ضرورت ہم لوگ مختلف حصص مکان میں راتوں کو کچھ جاگ کر اور زیادہ سو کر ڈیوٹی دیتے رہے۔ پہرہ کا یہ سلسلہ کم و بیش دو تین سال متواتر جاری رہا۔ اور مختلف دوست اس خدمت کی سعادت پاتے رہے۔ میرے اس پہرہ کا آخری زمانہ تھا جبکہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رہائشی دالان کی مرمت۔ صفائی اور پلستروں کا کام جاری ہوا۔ یہی وہ دالان ہے۔ جو بیت الفکر کے شمالی جانب دیوار بدیوار واقع ہے۔ اور جس کے اندر بیت الدعاء کا دروازہ کھلتا ہے۔ بیت الدعا دراصل اس دالان سے باہر جانب غرب کوچہ کی طرف بڑھا کر بعد میں بنایا گیا ہے۔ مرمت وغیرہ کی وجہ سے حضور اس دالان کو خالی کر کے پچھلے حصے میں تشریف لے گئے جس کے لئے اسی دالان کی شمالی دیوار میں سے سیڑھی کھلتی تھی۔ اور نیچے کا حصہ وہ کوٹھڑیاں اور دالان ہیں۔ جو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حرم اول کے موجودہ کے صحن کے نیچے واقع ہیں (سنہ ۱۹۲۹ء میں اس دالان میں لمبے عرصہ تک سوتا رہا) حضور نماز کے واسطے نیچے سے اوپر پہلے اسی دالان میں تشریف لاتے اور بیت الفکر میں سے ہو کر بیت اللہ کو یعنی مسجد مبارک کو تشریف لے جایا کرتے تھے

سردی کا موسم تھا اور بستر میرا ہلکا۔ اول اول تو گزر ہو جاتی رہی۔ مگر جب سردی بڑھ گئی دوسری طرف دالان میں نیچے کا پلستر ہوا تو کمرہ زیادہ ٹھنڈا ہو گیا۔ ایک رات کا ذکر ہے۔ کہ سردی کی شدت کے باعث مجھے رات بھر نیند نہ آئی۔ کروٹ لے لے کر یا بیٹھے رات گزار دی۔ پچھلا پہرہ تھا کوئی دو بجے کا وقت ہوگا۔ جب تھک کر میں لیٹ گیا۔ ابھی چند ہی منٹ ہوئے کھڑکی کھلی۔ اور سیدنا حضرت اقدس دالان میں داخل ہوئے۔ مگر میں خلافِ معمول کھڑا ہو کر سلام عرض کرنے کی بجائے سکڑا چارپائی پر پڑا رہا۔ پہلے عموماً میں کھڑکی کھلنے کی آہٹ پاتے ہی ہوشیار ہو کر اٹھ کھڑا ہوا کرتا تھا۔ آج غیر معمولی کوتاہی کی وجہ سے حضور کو توجہ ہوئی۔ اور آپ نے میری چارپائی کے قریب ہو کر مجھے غور سے دیکھا۔ اور آہستگی سے اپنی پوستین جو میری چارپائی کے اوپر کھونٹی پر لٹک رہی تھی اتار کر میرے اوپر ڈال دی۔ میں مگن پڑا رہا۔ نہ ہلا جلا نہ بولا۔ حضور تشریف لے گئے۔ میں گرم ہوتے ہی گہری نیند سو گیا۔ اور پھر صبح کی اذان سے ہی جاگا۔ وضو کیا۔ اور نماز کے لئے مسجد کو جانے کے لئے تیار تھا کہ حضرت اقدس صبح کی نماز کے واسطے اسی کھڑکی سے تشریف لے آئے۔ میں نے سلام عرض کیا۔ حضور مسکراتے ہوئے میری طرف بڑھے اور فرمایا

میاں عبدالرحمٰن آپ نے تکلف کر کے تکلیف اٹھائی۔

بستر کم تھا تو کیوں ہمیں اطلاع نہ دی؟ شرط موت کی لگاؤ اور رنگ اجنبیت کا دکھانا ٹھیک نہیں۔ دو چار روز کی بات ہو اجنبیت انسان نباہ بھی سکتا ہے۔ مگر عمر کی بازی لگا کر تکلف اور اجنبیت میں پڑے رہنا باعث تکلیف ہوتا ہے۔ جب آپ نے گھر بار چھوڑا ماں باپ چھوڑے وطن و قبیلہ چھوڑ کر ہمارے پاس آ گئے۔ آپ کی ضروریات ہمارے ذمہ ہیں۔ مگر جب تک ہمیں اطلاع نہ ہو ہم معذور ہیں کیا کر سکتے ہیں (مفہوم از راقم) میں نے ندامت سے گردن ڈال دی سر جھکا لیا۔ اور مجسم صورت سوال بن کر رہ گیا

صبح کی نماز کے بعد سلام پھیرتے ہی حضرت نے حافظ حاجی حکیم فضل الدین صاحب مرحوم کو یاد فرمایا وہ حاضر ہوئے۔ حکم دیا کہ میاں عبدالرحمٰن کے پاس بستر نہیں۔ انہیں آج ہی بستر تیار کرا دیں ان کو ساتھ لے جائیں جیسا پسند کریں۔ ویسا ہی بنوا دیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے پاس پہننے کے کپڑے بھی کم ہیں۔ ایک دو جوڑے بھی حسب ضرورت بنوا دیں۔ حکم کا ملنا تھا کہ حضرت حکیم صاحب نے مجھے بازو سے پکڑ لیا۔ اور ساتھ لئے پھرے۔ موسم سرما کی وجہ سے دوکان کے کھلنے میں دیر تھی۔ خاص آدمی بھجوا کر لالہ ٹکو رام کو بلوایا۔ دوکان کھلوائی اور لگے مجھے کپڑے پسند کرانے عمر بھر میں میرے لئے یہ پہلا موقعہ تھا۔ کہ میرے لباس اور بستر کا بننا میری مرضی و پسند پر رکھا گیا۔ اس سے قبل ماں باپ اپنی مرضی و پسند کا کپڑا بنواتے اور پہناتے تھے۔ اس لئے مجھے اپنی مرضی و پسند کا کوئی علم ہی نہ تھا۔ حضرت حکیم صاحب کو حکم تھا۔ اور اسی کی وہ تعمیل کرنا چاہتے تھے۔ کئی کپڑے میرے سامنے لائے گئے اور ہر بار مجھ سے پوچھا گیا۔ مگر میں نے ایک ہی چپ سادھ رکھی تھی۔ بار بار کے تقاضوں سے کچھ یاد آ کر میرا دل بھر آیا۔ اور میں زار و قطار رونے لگا۔ یہ حال دیکھ کر حضرت حکیم صاحب موصوف نے مجبور ہو کر خود ہی بہترین کپڑے اور بہترین بستر کا انتظام کر کے فوری تیاری کی تاکید کر دی اور میری دلجوئی کرتے ہوئے واپس ساتھ لے آئے۔ شام سے پہلے نہایت اچھا بستر تیار ہو کر آ گیا۔ جو رات کو حضرت صاحب نے بھی دیکھا اور بہت خوش ہوئے۔ کپڑے بھی دوسرے تیسرے دن مل گئے۔

سیدنا حضرت اقدس اکثر نصف رات کے بعد ڈیڑھ دو یا اڑھائی بجے کے قریب نماز تہجد کے لئے آیا کرتے۔ اور اگرچہ حضور نہایت احتیاط کے ساتھ دبے پاؤں تشریف لاتے۔ نہایت آہستگی سے کھڑکی کھولتے۔ مگر میں عموماً حضور کی تشریف آوری پر چوکس ہو جایا کرتا۔ چند مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ میں جاگنے کے بعد پھر سو گیا۔ اور اذان کی آواز بھی مجھے بیدار نہ کر سکی۔ تو حضرت نے صبح کی نماز کے واسطے آتے ہوئے مجھے بھی جگا دیا

اس زمانہ کی یاد سے میرے دل پر ایک نہایت گہرا اور پائیدار اثر یہ بھی ہے۔ کہ حضور پُرنور نہایت محنت کش واقع ہوئے تھے۔ علاوہ تحریر و تصنیف کے سخت دماغی کام کے عموماً حضور اپنے سارے ہی کام خود اپنے ہاتھوں کیا کرتے تھے۔ نہ صرف یہی بلکہ دوسروں کے کام بھی کر دیا کرتے تھے۔ حضور بڑے

شب بیدار

تھے۔ عشاء کے بعد بہت دیر تک میں جاگتا۔ مجھے انتظار ہوتی تھی کہ حضور تشریف لائیں گے۔ کیونکہ حضرت کا معمول تھا کہ وہ ایک مرتبہ ضرور پہلے حصہ رات میں بھی اوپر تشریف لایا کرتے تھے۔ میں نیند سے مغلوب ہو کر سو جاتا اور حضور موم بتیاں جلا کر لکھنے میں مصروف رہتے۔ پھر میں ابھی غلبہ نیند سے خراٹے بھرا کرتا تھا۔ کہ حضور بیدار ہوتے تھے۔ خدا ہی جانے کہ حضور سوتے کس وقت تھے۔ میں نے حضور کو اتنا قریب رہ کر بھی جب دیکھا جاگتے ہی دیکھا۔

خدا کے پیارے مسیح اور مقرب رسول سیدنا حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسن و احسان کے واقعات پیاری ادائیں اور دلربا روحانی باتیں بے شمار بے اندازہ اور ان گنت ہیں جو رہتی دنیا تک پیاری ہوتی لکھی اور پڑھی سنی جاتی رہیں گی۔ ہر دوست ہر مرید اور ہر غلام و خادم کے ساتھ حضور کے ایسے گہرے روحانی تعلقات تھے کہ ہم میں ہر ایک یہی سمجھتا کہ جتنا تعلق محبت و مروت اور احسان و کرم حضور کو مجھ سے ہے۔ دنیا میں کسی دوسرے سے نہیں یہی وجہ تھی کہ ہر عقیدت کیش آپ کے لئے انتہائی قربانی تک کے لئے ہر وقت تیار و کمربستہ رہتا تھا۔ شامت اعمال سے اس مرحلہ پر اس مقدس دالان کے پہرہ کی ڈیوٹی کے دوران تبدیلی ہو گئی۔

بخار آنے لگا۔ کچھ عرصہ تو میں نے کسی سے ظاہر بھی نہ کیا۔ مگر جب حالت نازک ہو گئی۔ اور میں چلنے پھرنے بلکہ اٹھنے بیٹھنے تک سے معذور ہو گیا۔ تو اس مقدس ڈیوٹی سے بھی محروم ہو گیا۔ یہی وہ سخت اور شدید بیماری تھی۔ جس کا ذکر میں اپنے ابتلائی حالات کے دوران میں پہلے بھی کر چکا ہوں اور جن کو موقر اخبار الحکم نے شائع کر دیا تھا۔ جو مجھے موت کے منہ تک لے جا چکی تھی۔ زندگی کی کوئی رمق باقی نظر نہ آتی تھی۔ اور موت میرے سر پر منڈلاتی دکھائی دے رہی تھی۔ آخر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہات اور دعاؤں کے طفیل اللہ تعالےٰ نے

مردے کو زندہ

کرنے کا معجزہ دکھایا تھا۔

خدا کے برگزیدہ نبی اور مقدس رسول علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنے خدا کی محبت میں ایسے فنا و گداز ہو جاتے، اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں اپنے آپ سے یوں کھوئے جاتے، اور ایسے رنگ میں اس کی رضا و تسلیم میں گم ہو جاتے ہیں۔ کہ ان کا اپنا کچھ باقی ہی نہیں رہتا۔ وہ الوہیت کی چادر کے نیچے آکر خدا میں محو اور اسی میں گم ہو جاتے اور خدا کے بولائے بولتے اسی کے چلائے چلتے اور پھرتے ہیں۔ ان کی رضا خدا کی رضا ان کا انکار خدا کا انکار اور ان کی اطاعت خدا کی اطاعت بن جاتی ہے۔

وہ خدا تو نہیں ہوتے

مگر سچ یہ ہے۔ کہ خدا سے جدا بھی نہیں ہوتے۔ یہ فانی فی اللہ فنا میں اتنی ترقی کرتے ہیں۔ کہ وہ باقی باللہ ہی ہو جاتے ہیں۔ ان کی ناراضگی خدا کی ناراضگی اور ان کا غضب خدا کا غضب ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ ان کا رحم خدا کا رحم ہوتا ہے۔ خدا سے اتنا گہرا اور مضبوط تعلق جوڑ لینے کے بعد وہ کامل محبت اور کامل پیروی کر کے فنا فی الرسول ہوتے اور محبت و اخلاص میں اتنے بڑھتے ہیں۔ اور آئینہ دل کو ایسا صاف کرتے ہیں۔ کہ کمالات نبوت محمدیہ ان میں منعکس ہونے لگتے اور وہ آپ کے بروز کامل ہو جاتے ہیں۔ اور ان گہرے روحانی تعلقات کے نتیجہ میں ان کا ہر خلق کامل اور ہر ادا مقبول و پیاری ہو جاتی ہے اور اس طرح وہ اخلاق کے لحاظ سے بھی ایسی

مضبوط چٹان پر کھڑے کئے جاتے

ہیں۔ کہ دنیا جہان کے لئے ایک اسوہ اور ایسا نمونہ ہوتے ہیں۔ کہ انہی کے اخلاق صحیح اخلاق اور انہی کا نمونہ قابل تقلید اور واجب للاطاعت ہو جاتا ہے۔

ہمارے امام و مقتدا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فداہ روحی نے اپنے خدا سے جو تعلق پیدا کیا۔ اس کی شہادت خود خدا کے کلام میں موجود و محفوظ ہے۔

"انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی" "انت منی و انا منک"

کے الہامات کمال تعلق اور مقام فنائیت کے انتہائی عروج و کمال کے مظہر و دلیل ہیں۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کی عقیدت و محبت کا اندازہ آپ کا اردو۔ عربی اور فارسی کلام مطالعہ کرنے سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ آپ کو جو بے نظیر محبت سید الکونین سرور دو عالم سے تھی۔ اس کا اندازہ کرنا انسانی طاقت سے بالاتر ہے۔ آپ کے رگ و پے اور ہر بن رشتہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو غیر مشکوک غیر متزلزل اور غیر فانی محبت کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ اس کا بیان ناممکن ہے۔ صاحب دل۔ صافی القلب اور صاحب حال اور صدق مقال کے سوا کوئی اس کا اندازہ تو درکنار اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اور چونکہ یہی دو تعلقات سارے اخلاق کا سرچشمہ اور روحانی برکات و فیوض کا منبع ہیں۔ لہذا حضور کو اخلاق میں بھی وہ کمال حاصل تھا۔ کہ دوست تو درکنار اشد ترین معاند اور سخت ترین دشمن بھی اقرار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

والفضل ما شہدت بہ الاعداء

آپ کی بے داغ پاکیزہ زندگی اور ماموریت سے قبل کے غیر مشتبہ حالات زبان زد خاص و عام ہیں۔ دنیا میں شائع شدہ ہیں۔ سوچنے والے سوچیں۔ اور غور کرنے والے غور کریں۔ کہ

ولقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون

کی نص صریح اور سچی کسوٹی پر ٹھیک اترتے ہیں یا نہیں؟ فماذا بعد الحق الا الضلال

ع کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

خدائے قدوس کے عشق و محبت کا نتیجہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کامل محبت اور آپ کی کامل اطاعت و پیروی کا ثمرہ۔ اور ان کے نتیجہ یعنی اخلاق فاضلہ میں عروج و کمال کا تقاضا

تزکیہ نفوس۔ خدمت خلق اور تبلیغ رسالت کے فرائض تھے۔ جن کی ادائیگی کے لئے حضور پر نور نے مختلف ذرائع اختیار کئے۔ مختلف وسائل جمع فرمائے۔ اور کوئی دقیقہ حق تبلیغ کا باقی نہ رہنے دیا۔ جہاں حضور پر نور نے بیسیوں کتابیں لکھ کر دنیا میں شائع فرمائیں۔ اور تحریر و تقریر کے ذریعہ فریضہ تبلیغ کو ادا فرمایا۔ وہاں حضور نے کبھی فیض صحبت۔ انفاس قدسیہ اور توجہات عالیہ کے ذریعہ سے۔ کبھی تالیف قلوب۔ حسن سلوک اور عطا و سخا کے طریق سے اور کبھی اعلیٰ اخلاق۔ نیک نمونہ۔ اسوۂ حسنہ اور حسن معاشرت اور اپنی خلوت و جلوت کی زندگی سے طالبان حق اور تشنگان ہدایت کی پیاس بجھائی۔ اور روحانی پانی کے آبحیات سے سیراب کر کے روحانی زندگی۔ بصیرت اور عرفان عطا فرمایا۔

دنیا گواہ ہے۔ اپنے اور بیگانے سبھی جانتے ہیں۔ کہ:-

(۱) حضور پر نور کو مہمانوں سے کس قدر محبت تھی۔ اور حضور کتنا چاہتے تھے۔ کہ آئے ہوئے مہمان جلد واپس نہ جائیں۔ بلکہ جس قدر زیادہ ممکن ہو۔ ٹھہریں اور صحبت میں رہیں۔

(۲) حضورؑ کو کتنی خواہش اور تڑپ تھی۔ کہ لوگ آئیں حضور کی صحبت سے فیض پائیں۔ خدا کی باتیں سنیں۔ اور تازہ نشان دیکھیں۔ اور اس غرض کے لئے حضور نے ایک دعوت عام دے رکھی تھی۔ اخراجات سفر۔ اوقات کے ہرجانے۔ اخراجات طعام و قیام کے برداشت کرنے کا بھی اعلان کر رکھا تھا۔ اور یہاں تک فرمایا کرتے تھے۔ کہ اگر کوئی نیک نیت۔ اخلاص اور صاف دلی سے ہماری صحبت میں چالیس دن ٹھہرے۔ تو ضرور وہ خدا کا زندہ نشان اور ہماری صداقت کی تازہ شہادت پائے گا۔ اگر نہ پائے۔ تو وہ خدا کے حضور بری الذمہ۔

(۳) حضورؑ کے مکانات۔ صحن اور کمرے کوٹھڑیاں کس طرح صحابہ و خدام اور ان کے بیوی بچوں سے بھری رہتی تھیں۔ اور کوئی کونہ بھی خالی دکھائی نہ دیا کرتا تھا۔ گھر کے اندر گنجائش نہ رہتی۔ تو کرایہ کے مکان مہیا فرماتے۔ اور ان کی ضروریات پورے تعہد و التزام کے ساتھ وہیں پہنچانے کا انتظام فرماتے۔

یہ اور اس کے علاوہ اور کئی قسم کی کوششیں کیوں اور کس غرض و مقصد کے لئے تھیں؟ اتنے بھاری اخراجات۔ اتنی لمبی و متواتر سردردی۔ اتنا تعہد و اہتمام۔ اتنا انتظام و التزام کہ جس پر ذاتی آرام اور گھر کا سارا امن و چین قربان کیا جا رہا تھا۔ آخر یہ باتیں کیوں تھیں؟ ان کی غرض و غایت کیا تھی؟ اور ان سخت اور مشکل ترین کاموں کے پیچھے کونسا جذبہ اور کیا نیت کام کر رہی تھی؟

یہ ایک سوال ہے

جس کا جواب مختصر اور دو حرفہ جواب میری رائے اور ناقص علم میں

خدا نمائی

کا جذبہ۔ یہی غرض و غایت اور یہی نیت و مقصود تھا۔ دنیا اپنے حقیقی خدا کو چھوڑ کر بھٹکتی پھرتی تھی۔ اپنے مقصود اصلی کو بھول کر جیفہ دنیا پر ہی گر چکی تھی۔ اور اپنے خالق و مالک سے منہ پھیر کر اس سے دور جا پڑی اور خدا سے قطع تعلق کر کے طرح طرح کے فسق و فجور۔ گناہ و عصیاں میں ڈوب رہی تھی۔

ظہر الفساد فی البر والبحر

کا نظارہ پھر دنیا کے سامنے موجود ہو چکا تھا۔ خدا کی رحمت نے جوش مارا۔ محمد مصطفےٰ ؐ احمد مجتبےٰ ؐ کے بروز کامل۔ فضائل و کمالات کے حامل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیج کر دنیا کی دستگیری و رستگاری کے سامان کر دیئے۔ بنی نوع انسان کی ہمدردی کا بے نظیر جذبہ آپ کے دل میں بھر دیا۔ جس کے ماتحت حضور پر نور نے مخلوق کے ٹوٹے ہوئے پیوند کو جوڑنے اور برگشتہ و دور افتادہ لوگوں کو خدا سے ملانے کی کوششیں کیں۔

خدا کی ذات وراء الوراء لیس کمثلہ شیٔ ہے۔ اس کو مادی آنکھوں سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ وہ اپنی قدرت نمائی اور صفات سے پہچانا اور شناخت کیا جاتا ہے۔

قدرت سے اپنی ذات کا حق دیتا ہے ثبوت

خدا کے مقدس بندے اس کی قدرت کے مظاہر ہوتے ہیں۔ اور ان کا وجود خدا نما وجود ہوتا ہے ع

سر سے میرے پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں

اسی لئے تو فرمایا تھا کہ

ہمارا نام چھوڑ کر تم کیا چیز دنیا کے سامنے پیش کرو گے؟

الغرض یہی وہ غرض تھی۔ اور یہی مقصود جس کے لئے حضور پر نور نے نور دین سے محبت کی۔ اس کو گھر میں رکھا۔ اور اپنے قریب کیا۔ جس سے اس کے نور میں جلا پیدا ہوئی۔ وہ عرفان میں بڑھا۔ اور آخر کار اس منبع نور میں غوطہ لگا کر فنا فی النور اور نور علیٰ نور ہو گیا۔ اور پھر کبھی آپ سے جدا نہ ہوا۔

عبد کریم کو اپنایا۔ نوازا۔ اور مقام کریم پر اس کو جگہ دی۔ تا مادی۔ سفلی اور نیچریانہ خیالات سے آزاد۔ خالی اور یکسو ہو کر اپنی قیافہ شناس اور دوربین نگاہوں سے اس نور الٰہی۔ مظہر خدا اور حق نما وجود کے ظاہر و باطن اور حال و قال کا قریب ہو کر مشاہدہ کرے۔ اور پھر شاہد ناطق بنے۔

وعلیٰ ہذا اپنوں کو بھی اور بیگانوں کو بھی مسافروں کو بھی اور مہمانوں کو بھی کبھی اپنی خدا نما صحبت

(باقی صـ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مراسلہ

قصبہ کوٹلی (آزاد کشمیر) میں بعض نادار مہاجر خاندانوں کی بیدخلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قصبہ کوٹلی میں تین احمدی خاندانوں کے قبضہ میں بیت المال کا ایک مکان عرصہ سات سال سے چلا آرہا ہے۔ جس کی مرمت وغیرہ پر بھی انہوں نے کافی رقم خرچ کی ہوئی ہے ان خاندانوں کی بے بسی اور مفلوک الحالی اس سے عیاں ہے۔ کہ ان کو کوئی سر چھپانے کے لئے اور کوئی جگہ نہیں ملی۔ حالانکہ ان میں سے ایک خاندان تو اپنے پیچھے غلام کشمیر میں ہزاروں روپے کی جائداد تحصیل بھینڈر میں چھوڑ آیا ہے۔ اور یہ خاندان کسی وقت باعزت اور خوشحال شمار ہوتے تھے۔

قصہ یہ ہے۔ کہ کوٹلی کے ایک وکیل صاحب نے اپنے اثر و رسوخ کی وجہ سے مکان زیر بحث اپنے نام الاٹ کروا لیا۔ ان کے ایک بارسوخ بزرگ نے عدالت انصاف سب جج صاحب کوٹلی کے حکم امتناعی کی علی الاعلان توہین کرتے ہوئے زبردستی قبضہ دلانے کی کوشش کی۔ اور ان احمدی خاندانوں کو بے دخل کرنے کے لئے کوٹلی تشریف لائے۔ اس پر مظلوم احمدی خاندانوں نے جناب کمشنر صاحب بہادر آزاد کشمیر کی خدمت میں انصاف کی اپیل کی۔ جس پر کمشنر صاحب بہادر نے ان مظلوموں کے آنسو پونچھنے کے لئے اور وکیل صاحب مذکور کی بات بھی رکھنے کے لئے فیصلہ کیا۔ کہ مکان مذکور زیر بحث کا نصف حصہ ہر دو فریق استعمال کریں۔

مظلوم احمدیوں نے آزاد کشمیر کیبنٹ میں اس فیصلے کے خلاف اپیل کی اور عرض کی۔ کہ ہمارے پاس اور کوئی جائے پناہ نہیں ہے اور فریق ثانی وکیل ہونے کے علاوہ ماشاء اللہ آسودہ حال اور متمول ہے۔ اور اس کے افراد بھی صرف تین ہی ہیں۔ مکان صرف ہمارے اپنے لئے ہی ناکافی ہے۔ وکیل صاحب کوئی اور انتظام بھی کر سکتے ہیں۔ لہٰذا اس فیصلے کو منسوخ فرما کر تمام مکان ہمیں ملنا چاہیئے۔

اس چیخ و پکار پر عدالت عالیہ ہائیکورٹ آزاد کشمیر کو کیبنٹ نے حکم دیا۔ کہ موقعہ ملاحظہ کرکے اپنی قیمتی رائے کا اظہار کریں۔ جس پر چیف جسٹس ہائیکورٹ جو کہ بیت المال کی جائداد کے کسٹوڈین بھی ہیں نے اپنی رائے کا اظہار عین انصاف اور عدل سے حالات اور موقعہ کے مطابق دیا۔ اور اپنی رپورٹ میں بالصراحت تحریر فرمایا۔ کہ مکان متنازعہ کی تقسیم دو حصوں میں نہیں ہوسکتی۔ اور یہ کہ تمام مکان کرم داد خان وغیرہ اپیل کنندگان (احمدیان) کے نام ہی رہنا چاہیئے۔

عدالت عالیہ کی رپورٹ پہنچنے پر پھر بھی حکومت آزاد کشمیر کے وزیر بحالیات نے یہ فیصلہ صادر فرمایا۔ کہ مکان کا وکیل صاحب کے حق میں ہی فیصلہ کیا جاتا ہے۔ یہ کس لئے؟ کہ وکیل صاحب کے فریق ثانی مفلوک الحال بے کس اور بدحال مہاجر غریب احمدی خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

ہم گورنر جنرل پاکستان اور وزیر اعظم پاکستان وزیر امور کشمیر پاکستان۔ جائنٹ سیکرٹری مسٹر فضلی وزارت امور کشمیر صدر آزاد کشمیر حکومت اور ہر صاحب انصاف سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ کیا انصاف اسی کا نام ہے۔ کہ عدلیہ کے فیصلوں کا انتظامیہ کے ہاتھوں اس طرح پامال ہونا قابل فخر ہے؟ یقیناً اس کا جواب نفی میں ہوگا۔

مکرم دین (از کوٹلی)

۲۳ مئی کو کوٹلی کی جماعت احمدیہ کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں حکومت آزاد کشمیر کے وزیر بحالیات کے رویہ کی مذمت کی گئی۔ جس کے مطابق انہوں نے تین احمدی خاندانوں کو بیت المال کے مکان سے نکالنے کے احکام صادر کئے۔

ایک قرارداد کے ذریعہ سے گورنر جنرل پاکستان، وزیر اعظم اور وزیر امور کشمیر اور جناب فضلی صاحب جائنٹ سیکرٹری امور کشمیر سے معاملہ مذکور میں مداخلت کی درخواست کی گئی ہے۔

(بحوالہ آزاد "حق" مظفر آباد مورخہ ۲۰ جون ۱۹۵۴ء)

دعائے نعم البدل

میرا بچہ نصیر احمد عمر قریباً ڈھائی سال بروز جمعرات اچانک فوت ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون عزیز رات کے بارہ بجے کسی مرض کا حملہ ہوا۔ ساڑھے گیارہ بجے بے حس و حرکت چارپائی پر پڑا رہا باوجود طبی امداد میسر آجانے کے کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے اور نعم البدل عطا کرے۔ سلطان احمد پیر کوٹی واقف زندگی

اشتراکی روس کی خفیہ پولیس

اشتراکی انقلاب کے بعد جس ادارے کے نظم و نسق میں سب سے زیادہ تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ وہ تحفظ مملکت کا محکمہ ہے۔ جس میں خفیہ پولیس بھی شامل ہے۔ لیکن ان ساری تبدیلیوں کے باوجود اس کی بلند پوزیشن ہمیشہ برقرار رہی ہے۔

چند روز ہوئے اس محکمے کی ایک اسپیشل کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ یہ کمیٹی براہ راست کابینہ یعنی وزیر اعظم مالنکوف کو جواب دہ ہوگی۔ جب سے یہ محکمہ وجود میں آیا ہے۔ اس میں یہ تبدیلی پانچویں مرتبہ کی گئی ہے۔ ۱۹۱۸ء میں جب انقلاب برپا ہوا تھا۔ اس وقت انقلاب دشمن عناصر کا قلع قمع کرنے کے لئے یہ محکمہ قائم کیا گیا تھا۔ اس وقت اسے چیکا کہتے تھے۔ ۱۹۲۱ء میں چیکا "او گپو" (OGPU) میں تبدیل کر دیا گیا۔ ۱۹۳۶ء میں اس کی جگہ NKVD نے لے لی۔ اور اس کا نظم و نسق داخلی امور کے عوامی کمسریٹ کے حوالے کر دیا گیا۔ ۱۹۴۶ء میں عوامی کمسریٹ کو وزارت داخلہ کا نام دے دیا گیا۔ اور NKVD نے MVD کا روپ دھار لیا۔ MVD کا افسر اعلیٰ کروگلوف کو بنایا گیا۔ اور اس کے خفیہ حصے کو ایک نئی وزارت وزارت تحفظ مملکت MGB کے سپرد کر دیا گیا۔ جس کا اعلیٰ افسر اباکوموف تھا۔ اباکوموف سٹالن کی موت سے کچھ مدت پہلے پُراسرار طریقے سے غائب ہوگیا۔

MVD اور MGB دونوں وزارتوں کا "آقائے مطلق" بیریا تھا۔ جب سٹالن مر گیا۔ تو MGB کی وزارت ختم کر دی گئی۔ اور MVD ہی نے اس کا کاروبار سنبھال لیا۔ اور بیریا ان مشترکہ وزارتوں کا باضابطہ افسر اعلیٰ بنا دیا گیا۔

جب خود بیریا کو برخواست کر دیا گیا۔ کروگلوف نے اس کا منصب سنبھال لیا۔ اب کروگلوف کی نگرانی نئی تشکیل شدہ کمیٹی کرے گی۔ جس کا NKVD کا ایک پرانا افسر کامریڈ سیروف ہے۔

درحقیقت MVD میں حال ہی میں جو انتشار پیدا ہوا ہے۔ اور اس کے ذمہ دار افسروں خلاً پیٹروف (جس نے آسٹریلیا میں پناہ لی ہے) کے انحراف کا جو واقعہ رونما ہوا ہے۔ یہ ساری تبدیلی اس کے ردعمل کے طور پر کی گئی ہے۔ جب سے بیریا کو برخواست کیا گیا ہے۔ ایک شدید بے اطمینانی پیدا ہو گئی ہے اور اس کی پرانی تنظیم کی صفوں میں تطہیر کا عمل وسیع پیمانے پر جاری ہے۔ یہ صورت حالات کچھ اتفاقی یا ہنگامی نہیں ہے۔ بلکہ روس کے باشندے ایک مدت سے اس کے رونما ہونے کے متوقع تھے بیریا سوویٹ یونین کے سب سے زیادہ طاقتور لوگوں میں سے ایک تھا۔ اور یہ وہم و گمان بھی نہ کیا جاتا تھا۔ کہ تحفظ مملکت کے عظیم محکمے کو ایک ایسے شخص (کروگلوف) کے ہاتھوں میں دے دیا جائے گا۔ جو بیریا کے مقابلے میں قابلیت کے لحاظ سے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ لیکن ہوا ایسا ہی۔ اور اب جو کمیٹی بنائی گئی ہے۔ اس سے کچھ ایسا پتہ چلتا ہے۔ کہ مالنکوف براہ راست اس تنظیم کو اپنی نگرانی اور کنٹرول میں رکھنا چاہتا ہے۔ کیونکہ یہ کمیٹی کابینہ کے آگے جواب دہ ہوگی۔ اور کابینہ کا سربراہ مالنکوف خود ہے۔

دراصل مالنکوف "محکمہ تحفظ مملکت" کو اپنے کنٹرول میں رکھ کر کمیونسٹ پارٹی کے "حاکم اکبر" خروشچیف کو بے اثر بنانا چاہتا ہے۔ یہ کمیٹی جب اپنی تحقیقات مکمل کرے گی۔ اس وقت دنیا کو روسی خفیہ پولیس کی سرگرمیوں کے بارے میں بہت سی نئی باتوں کا پتہ چل جائے گا۔ پیٹروف خفیہ پولیس میں ایک کلیدی منصب پر فائز تھا۔ اور آسٹریلیا میں اس کا سب سے بڑا نمائندہ تھا۔ اس کے برعکس خوخلوف جس نے ابھی کچھ دن پہلے مغربی جرمنی میں پناہ لی تھی۔ محض ایک ایسا شخص ہے۔ جو غیر اشتراکی روسی رہنماؤں کے قتل کے مفوضہ فرائض کو انجام دیا کرتا تھا۔ ایسے فرائض جو روس کی خفیہ پولیس کے آدمی چیکا کے روز آفرینش سے انجام دیتے آئے ہیں۔ ان سے پہلے زار کے اوخرانا (OKHRANA) کے آدمی بھی اسی قسم کے قتل سر انجام دیا کرتے تھے گویا روسی ہمیشہ سے حزب مخالف سے تعلق رکھنے والے ان عناصر کو جو غیر ملکوں میں سرگرم کار ہوتے ہیں۔ قتل کرتے آئے ہیں۔ (ماخوذ)

ولادت

برادرم نصیر احمد صاحب بھٹی راولپنڈی کو اللہ تعالیٰ نے ۲۸/۲۹ جولائی کی درمیانی شب کو لڑکا عطا فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک باعمر اور خادم دین بنائے۔ (خورشید احمد)

(۲) خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے [illegible] کو پہلی لڑکی عنایت فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ عزیزہ نیک صالح اور خادمہ دین بنائے دعا کنندہ محمد شریف [illegible] واقف زندگی موضع مانگٹ تا حال

76

(بقیہ صفحہ ۵)

ذکر حبیبؑ

میں دکھانا چاہتے۔ کبھی اپنی خلوت۔ اہلی اور پرائیویٹ زندگی اور کبھی اپنی جلوت۔ مجلسی اور پبلک زندگی کے حالات کے دیکھنے کے مواقع مہیا فرماتے رہتے۔ اپنی معاشرت کے پہلوؤں پر غور کرنے اور اپنے مختلف اخلاق پر نظر عمیق ڈال کر حقیقت حال تک پہونچنے کے سامان بہم پہنچاتے تھے۔ کیونکہ آپ کا وجود حقیقۃً خود ہی وجود ہی سے دُور

ایک آلۂ خدانمائی

تھا اور خدا اپنے پورے جلال کے ساتھ حضور پُرنور پر سایہ فگن اور جلوہ کناں تھا سہ

آں خدائے کہ از و خلق و جہاں بے خبر اند
بر من آں جلوہ نمود است گر اہلی بپذیر

ہمارا یہ پہرہ بھی حقیقتاً اسی خدانمائی کی کوشش کی ایک کڑی تھی۔ جس کے ذریعہ بیسیوں نوجوانوں کو حضورؑ کے کمالات روحانی و اخلاقی اور حضور کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کی روشنی میں تعلق باللہ اور زندہ اور گناہ سوز ایمان کے حصوں کی سعادت نصیب ہوئی ورنہ وہ

نورِ خدا جو ٹھیک وقت پر آسمان سے اُترا

اور خدا کی وہ آخری راہ جو خدا سے خلق خدا کو ملانے کے لئے پیدا کی گئی، اس کا نہ صرف خود خدا حافظ تھا، بلکہ خدا نے اس کے وجود کو

دنیا و مافیہا کی حفاظت کا موجب

اور ایک تعویذ بنا کر بھیجا تھا۔ اس کو ہم کمزور، نوجوان ناتجربہ کار بچوں کی حفاظت اور پہرہ کی کیا ضرورت؟

حقیقت یہی ہے کہ حضور نے خدانمائی کی مختلف راہوں کو اختیار کیا۔ اور کوئی طریق نہ چھوڑا کہ دنیا محروم رہے۔ اپنوں کو قریب اور قریب سے قریب تر کیا۔ بیگانوں کو بھی بلایا۔ اور پرزور دعوتیں دیں۔ اور اپنی طرف سے حق نمائی کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ یہ سبھی کچھ کیا تا خلق خدا قریب سے قریب تر ہو کر خدائی نور اور قدرت و جلال، خدا کا تازہ کلام اور اس کے زندہ نشان دیکھے۔ اور زندہ ایمان حاصل کر سکے۔ جس کے بعد گناہوں کی زندگی پر ابدی موت آتی اور انسان حیاتِ نو پا کر یاایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ کا مردہ ہو کر اپنے خدا میں گم ہو جاتا اور مقام رضا حاصل کر کے ابدی زندگی کا وارث بن جاتا ہے۔

اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ خلفاء محمدٍ وبارک وسلّم انک حمیدٌ مجیدٌ

——— از راہ جملہ جہاں آئین باد

حکومت ایران اور مغربی تیل کمپنیوں میں سمجھوتہ ہو گیا

معاہدہ کی مدت چالیس سال ہو گی

تہران ۱۲؍۱۳؍ جولائی۔ ایران کے وزیر خزانہ ڈاکٹر علی امینی نے اعلان کیا کہ ایران اور مغرب کی آٹھ تیل کمپنیوں کے درمیان ایرانی تیل کے سلسلہ میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ امید ہے پانچ روز کے اندر اس پر دستخط ہو جائیں گے۔ اینگلو ایرانی تیل کمپنی کو معاوضہ دینے کے سلسلہ میں ابھی کوئی الگ سمجھوتہ نہیں ہوا ہے۔ ڈاکٹر امینی نے کہا کہ دو دن کے اندر ایسے سمجھوتہ پر دستخط ہو جائیں گے۔

ڈاکٹر امینی نے بتایا کہ سمجھوتہ کے پہلے سال کے اندر اس کی پیداوار ایک کروڑ تیس لاکھ ٹن، اور دوسرے سال دو کروڑ ٹن اور تیسرے سال ...... دو کروڑ ستر لاکھ ٹن ہو گی۔

ایران اور برطانیہ، فرانس اور امریکہ وغیرہ کی آٹھ کمپنیوں کے درمیان سمجھوتہ کی مدت چالیس سال ہو گی۔ اور چالیس سال کے اختتام پر اس پر نظر ثانی کی جائے گی۔ سمجھوتہ کے تحت حکومت کو ایک ٹن تیل کے لئے دو پونڈ قیمت ملے گی۔

ڈاکٹر امینی نے معاوضہ کے متعلق کہا۔ کہ اینگلو ایرانی تیل کمپنی کو ابادان کے تیل کے چشموں کے لئے دس سال کے اندر ۷½ کروڑ پونڈ کی رقم بطور معاوضہ دی جائے گی۔ اس رقم کی جو قسطیں ادا ہوں گی۔ انہیں ایران اور تیل کمپنیاں نصف نصف ادا کریں گی۔

سرینگر کے کالجوں میں فرقہ وارانہ تناسب

سرینگر ۱۲؍ جولائی۔ سرینگر کے کالجوں میں داخلہ کے لئے ۷۰ فی صد نشستیں مسلم طلباء کے لئے اور ۳۰ فی صد نشستیں ہندو اور سکھ طلباء کیلئے مخصوص کی گئی ہیں۔ اور جموں میں ۷۰ فی صد ہندو اور سکھ طلباء اور ۳۰ فی صد مسلم طلباء کے لئے مخصوص کر دی گئی ہیں۔

مصر میں لنکا کی چائے کی درآمد بند ہو گئی

قاہرہ ۱۲؍ جولائی۔ مصر اور لنکا کی تجارت کا توازن اول الذکر کے حق میں نہ رہا تھا۔ اور لنکا نے مصری مصنوعات کی خریداری کم کر دی تھی۔ اس کے جواب میں حکومت مصر نے لنکا کی چائے کی درآمد ممنوع کر دی۔ چائے کے بین الاقوامی ادارہ کے سربراہ کرنل سی جے ہار پر نے لنکا اور مصر کے مذاکرات کے تعطل کو دور کرنے کی کوشش کی ہے وزیر خزانہ مسٹر ڈاکٹر عبدالحامد الشریف سے درخواست کی گئی ہے کہ لنکا کی چائے کی درآمد سے پابندی اٹھا لیں۔ وزیر خزانہ مصر نے اس کے جواب میں کہا کہ اگر لنکا مصر کی کپاس اور دوسری اشیاء خریدنے لگے تو اس کی چائے کی درآمد سے پابندی اٹھا لی جائے گی۔

دریائے بیاس میں سیلاب

دریائے بیاس کا سیلاب اگرچہ خطرہ کی حد تک نہیں پہنچا تاہم چھ دیہات کے کھیت اس کی زد میں آ گئے ہیں۔ مکیریاں اور پٹھانکوٹ کے درمیان ریلوے کئی میل تک زیر آب ہے اور دہلی اور پٹھانکوٹ کے درمیان کشمیر میل کو جالندھر اور مکیریاں کی بجائے امرتسر کی راہ بھیجا گیا ہے۔

نہرو مالنکوف اور ماؤ سی تنگ کے درمیان ملاقات کی تجویز

دہلی ۱۲؍ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر نہرو مسٹر مالنکوف اور مسٹر ماؤ سی تنگ کے درمیان مجوزہ ملاقات کے متعلق ابھی تک سرکاری طور پر نئی دہلی میں کوئی خبر موصول نہیں ہوئی ہے۔ ڈاکٹر سیف الدین کچلو نے ماسکو میں اپنی تقریر میں اس ملاقات کا ذکر کیا تھا۔

ڈاکٹر سیف الدین کچلو نے جو آل انڈیا امن کونسل کے چیئرمین ہیں۔ اپنی تقریر میں کہا تھا۔ کہ مسٹر مالنکوف ہندوستان کے ساتھ ایک ایسے معاہدہ کا خیر مقدم کریں گے۔ جیسا کہ مسٹر نہرو اور مسٹر چو این لائی کے درمیان گذشتہ ماہ دہلی میں ہوا تھا۔ ڈاکٹر کچلو نے مسٹر مالنکوف سے ملاقات کے بعد یہ بیان دیا تھا۔ نہرو چو بیان میں اس امر کا اظہار کیا گیا تھا کہ طے شدہ پانچ اصولوں پر ایشیا اور دنیا کے دیگر ممالک کے ساتھ تعلقات استوار کئے جائیں۔

یمن کا نیا ولی عہد

قاہرہ ۱۲؍ جولائی۔ امیر سیف الاسلام عبداللہ وزیر خارجہ یمن جو امام احمد کے بھائی ہیں۔ یمن کے نئے ولی عہد بھائی ہیں۔ یمن کے نئے ولی عہد بنائے جائیں گے۔ امرائے یمن اور قبائل کی طرف سے اس کا اعلان کر دیا جائے گا۔ موجودہ ولی عہد امیر کو اکثر امیروں اور سرداروں نے ولی عہد تسلیم نہیں کیا۔ امیر سیف الاسلام عبداللہ دو سال تک امریکہ میں رہنے کے بعد حال ہی میں یمن واپس آئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین کا مبارک ارشاد

اپنے ہاتھوں کے کچھ زائد کام کرو۔ اور اس کی آمد اشاعت اسلام میں دو۔ اس کی ایک آسان ترکیب یہ ہے کہ ہماری اردو کتابیں، پیارے خدا کی پیاری باتیں اور پیارے رسول کی پیاری باتیں... ۵ احادیث وغیرہ اردو انگریزی کتابیں۔ اسلامی اصول کی فلاسفی، رسول کریمؐ کے بے نظیر کارنامے وغیرہ منگوائیے، نصف قیمت میں پہنچا دیں گے اس طرح آپ نصف قیمت اشاعت اسلام میں دے سکتے ہیں۔ پاکستانی احباب، محترم جناب صاحبزادہ صاحب ربوہ کے پاس قیمت جمع کرا سکتے ہیں۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

ڈیزل بس مکینک اور بس ڈرائیوروں کی

فوری ضرورت

جناب ملک عمر علی صاحب رئیس احمدی کو اپنی ملک ٹرانسپورٹ کمپنی کے لئے تجربہ کار اور دیانتدار مخلص مکینک فٹر اور چار بس ڈرائیوروں کی فوری ضرورت ہے۔ ان لوگوں کو ترجیح دی جائے گی جو کراچی میں بس ڈرائیوری کر چکے ہوں۔ اور پولیس کا بیج ان کے پاس موجود ہو۔ مکینک فٹر کے لئے بیج کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحبان کی تصدیق سے آنی چاہئیں۔ اگر کسی کے پاس اپنے کام کے متعلق سارٹیفکیٹ ہوں۔ تو اس کی نقل بھجوا دی جائے۔ تنخواہ ڈرائیوران بمعہ کراچی الاؤنس وغیرہ کے ۱۴۰/۰/۰ روپیہ اور مکینک فٹر کو ۲۰۰/۰/۰ روپیہ ماہوار تسلی بخش کام کی صورت میں مزید تنخواہ بڑھائی جا سکتی ہے۔

(منیجر ملک ٹرانسپورٹ کمپنی)

پتہ :- ملک عمر علی صاحب کوٹھی ۲ بلاک نمبر ۲ ناظم آباد کراچی

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں
فی شیشی ۲/۸/۰ روپے — مکمل کورس ۲۵ روپے
دواخانہ نورالدینؓ جودھامل بلڈنگ لاہور

ہائیڈروجن بم کے تجربہ کا امریکہ اور جاپان کے تعلقات پر برا اثر ہوا ہے

ان تجربات کے خلاف جاپانیوں میں نفرت کا جذبہ دن بدن بڑھ رہا ہے

ٹوکیو ۱۱ جولائی۔ لندن ٹائمز کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ اگرچہ بحر الکاہل کے جنوب میں کافی جزیروں پر ہائیڈروجن بم کا آخری تجربہ آج سے کئی ماہ قبل ہوا تھا۔ لیکن جاپان کی عوامی رائے اور امریکہ اور جاپان کے باہمی تعلقات پر اس کا جو برا اثر پڑا ہے۔ وہ ابھی تک زائل نہیں ہوا ہے بلکہ اس میں کسی قدر اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ ہیروشیما کے بعد جاپان اور مغربی طاقتوں کے درمیان باہمی مفاہمت کو اور کسی چیز سے اتنا گزند نہیں پہنچا ہے۔ جتنا کہ بکینی کے حالیہ تجربات سے پہنچا ہے۔

ان تجربات کے ریڈیائی اثرات کی وجہ سے جو لوگ زخمی ہوئے ہیں وہ ابھی تک ہسپتالوں میں زیر علاج ہیں۔ ان کا وجود قومی بنیادوں پر گہری تشویش کے اظہار کا ایک مستقل ذریعہ بنا ہوا ہے۔ عام جاپانی اس بارے میں جن خیالات کا اظہار کرتے ہوئے سنائی دیتے ہیں۔ انہیں خود انہیں کے ان الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے۔

”گذشتہ جنگ میں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرا کر ہم کو ہی سب سے پہلے اس کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ اور اب ہائیڈروجن بم کے تجربہ کے لئے بھی ہم کو ہی تختہ مشق بنایا گیا ہے۔ سو کہتے ہیں۔ کہ ان ہتھیاروں کی ہلاکت آفرینی جانچنے کے لئے آخر ہمارے خون کو ہی دوسروں کے خون کی طرح کیوں ارزاں سمجھا جاتا ہے۔“ اگرچہ اس قسم کے خیالات کو ہوا دینے میں کمیونسٹوں کا بھی ہاتھ ہے۔ لیکن جاپان کا عوامی ذہن ان سے اس تیزی سے متاثر ہوتا جا رہا ہے۔ کہ جس پر مغربی ممالک تشویش کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ دراصل کمیونسٹوں نے اس پراپیگنڈے کو اس قدر ہوا دی ہے۔ کہ دیہی علاقوں سے جو مریض بھی ہسپتالوں میں آتے ہیں۔ اور ان کا مرض شدت اختیار کئے ہوئے ہوتا ہے۔ لوگوں میں فوراً یہ خبر پھیل جاتی ہے۔ کہ یہ بھی ہائیڈروجن بم کے نتیجے میں پیدا ہونے والے ریڈیائی اثرات کے شکار ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں ایک ہسپتال میں جب ایک جنوبی جزیرے کے [illegible] کے تین ملازمین کو لاغری کی حالت میں ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ تو ان کے متعلق بھی آناً فاناً یہ خبر مشہور ہو گئی۔ کہ ریڈیائی اثرات کے تحت بیمار ہو کر یہ [illegible] اور مریض شہر میں لائے گئے ہیں۔ ٹائمز کے نامہ نگار نے اس امر پر افسوس ظاہر کیا ہے۔ کہ ٹوکیو کا امریکی سفارتخانہ ریڈیائی اثرات کے خلاف نفرت و حقارت کی اس جنونی کیفیت کو دور کرنے اور صحیح حالات سے باخبر کرنے کے سلسلے میں اس مستعدی سے پراپیگنڈے کا کام نہیں کر رہا ہے۔ جس مستعدی اور ہوشمندی سے اس وقت اسے کرنا چاہیئے۔

اٹک ۱۰ جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اٹک نے اپنا وہ حکم منسوخ کر دیا ہے جس کے مطابق اٹک [illegible] کمپنی [illegible] فیکٹری کے مالکوں کو [illegible] سے منع کر دیا گیا تھا۔

جمعبندیوں کے معائنہ کا کام

علی الاعلان جلد ختم کر دیا جائیگا!

لاہور ۲۱ جولائی۔ حکومت پنجاب نے ایک پریس نوٹ میں اعلان کیا ہے۔ کہ سنٹرل ریکارڈ روم میں جمعبندیوں کے معائنہ کا کام حتی الوسع جلد از جلد ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ سائلین جو جمعبندیوں کے بارے میں اپنے شکوک رفع کرانا چاہیں انہیں مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ سنٹرل ریکارڈ روم دفتر فنانشل کمشنر لاہور میں یا اپنے ضلع یا تحصیل کے [illegible] کمشنر / ڈپٹی کمشنر / کالونائزیشن افسر کے دفتر میں تاریخ ہذا سے دو ماہ کے اندر اندر متعلقہ جمعبندیوں کے معائنہ کے لئے درخواستیں ارسال کریں۔ پریس نوٹ میں واضح کیا گیا ہے۔ کہ اس مدت کے بعد کوئی درخواست قبول نہیں کی جائیگی۔

ہندوستانی کرکٹ ٹیم چھ ہفتہ تک پاکستان کا دورہ کریگی

نئی دہلی ۲۱ جولائی۔ ہندوستان کے کرکٹ کنٹرول بورڈ کے صدر مسٹر جے سی مکرجی نے کہا ہے۔ کہ سردیوں میں ہندوستانی کرکٹ ٹیم پاکستان کا جو دورہ کرنے والی ہے۔ وہ وہاں تقریباً چھ ہفتہ تک دورہ کرے گی۔

گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ رسول میں داخلہ لینے والے طلباء

قرضہ حسنہ کی سکیم سے استفادہ کر سکتے ہیں!

لاہور ۲۰ جولائی۔ محکمہ کی اطلاع مظہر ہے کہ جن میٹرک پاس نادار طلباء نے سائنس اور ڈرائنگ کے مضامین کے ساتھ میٹرک کا امتحان سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہو۔ وہ اس قرضہ حسنہ سے استفادہ کر سکتے ہیں جو گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ رسول میں داخلہ لینے والے طلباء کے لئے مخصوص رکھا گیا ہے۔ قرضہ انجینئرنگ سکول ڈیویلپمنٹ سوسائٹی کی طرف سے ملتا ہے۔ جو بعد از تعلیم روزگار ملنے پر قرضہ لینے والے طلباء سے آسان قسطوں میں واجب الادا ہوتا ہے۔ گذشتہ سال اس سوسائٹی نے پینتیس ۳۵ طلبہ کو قرضہ دیا تھا۔ اس سال بھی سوسائٹی نے کچھ رقم جمع کی ہے۔ جو نادار اور مستحق طلباء کو مالی امداد کے طور پر دی جائیں گی۔ انجینئرنگ سکول کی اوورسیئر کلاس میں داخلہ کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۵۱ء ہے۔ تمام امیدوار جن کی عمر یکم اکتوبر ۱۹۵۱ء کو ۱۶ سے ۲۱ سال کے درمیان ہوگی اور جو اوورسیئر بننے کے خواہشمند ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ آخری تاریخ ختم ہونے سے پیشتر سکول میں داخلہ کی درخواستیں بھیجتے وقت ایک دوپیہ قرضہ حسنہ کی درخواست کے فارم کے لئے بھی پرنسپل گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ رسول ضلع گجرات کے پتہ پر ارسال کر دیں۔

گجرات میں بعض مویشیوں کے ذبح کرنے پر پابندی

لاہور ۲۱ جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گجرات نے ضلع میں دو ماہ کے لئے بعض مویشیوں کو ذبح کرنا ممنوع قرار دے دیا ہے۔ یہ دیہات میں مویشیوں کے تحفظ کے لئے کیا گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جہلم نے ضلع جہلم سے بھینسوں اور جانوروں کی برآمد ممنوع قرار دے دی ہے۔

اقوام متحدہ میں چین کی شمولیت ایک انتہائی افسوسناک چیز ہوگی!

نیویارک ۲۰ جولائی۔ اقوام متحدہ میں امریکہ کے مندوب اعلیٰ مسٹر لاج نے کل ایک پریس ملاقات میں کہا ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ کمیونسٹ چین کو اقوام متحدہ میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا میں اس خیال کا سختی سے حامی ہوں۔ کہ اگر اسے شامل کیا جائے۔ تو امریکہ کو اقوام متحدہ کی عالمی تنظیم سے علیحدہ ہو جانا چاہیئے۔ اقوام متحدہ میں چین کی شمولیت ایک انتہائی افسوسناک چیز ہوگی۔ اس سے اقوام متحدہ ایک قسم کے مضحکہ خیز اکھاڑے میں تبدیل ہو کر رہ جائے گی۔

ادھر بالمقابل امریکہ کے اسسٹنٹ سیکرٹری آف سٹیٹ برائے امور متعلقہ اقوام متحدہ نے اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ قانونی طور پر یہ ممکن ہے۔ کہ کمیونسٹ چین اور نیشنلسٹ چین دونوں کے نمائندے اقوام متحدہ میں اپنے اپنے ملک کی نمائندگی کریں۔

فارموسا کے مستقبل کے متعلق مسٹر چرچل کی تجویز مضحکہ خیز ہے

نیشنلسٹ چین کے وزیر خارجہ کا بیان!

تائپے ۲۱ جولائی۔ نیشنلسٹ چین کے وزیر خارجہ مسٹر جارج یہ نے ایک بیان میں فارموسا کے متعلق مسٹر چرچل کے ایک حالیہ ریمارک کو مضحکہ خیز قرار دیا ہے۔ مسٹر چرچل نے ابھی حال ہی میں دارالعوام میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ فارموسا کو اقوام متحدہ کی تولیت میں دے دینا چاہیئے۔ مسٹر جارج یہ نے کہا۔ مسٹر چرچل کی یہ تجویز اس قدر مضحکہ خیز ہے۔ کہ اس پر کسی قسم کا تبصرہ لاحاصل ہے۔ یہ تو ایسا ہی ہے۔ کہ کوئی یہ تجویز پیش کر دے۔ کہ آئرلینڈ اور سکاٹ لینڈ کو اقوام متحدہ کی تولیت میں دے دیا جائے۔

پاکستانی کرکٹ کے اعزاز میں ڈنر

لندن ۲۰ جولائی۔ لندن میں پاکستانی کرکٹ ٹیم کے اعزاز میں ایک ڈنر دیا گیا۔ تعلقات دولت مشترکہ کے وزیر لارڈ سوئنٹن نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ خراب موسم ہونے کے باوجود پاکستان نے اپنے دورہ میں اچھی طرح کامیابی حاصل کی ہے۔ پاکستانی کھلاڑی جیتنے پر گھمنڈ نہیں کیا کرتے ہیں۔ اور ہارنے سے بددل نہیں ہوتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید الاضحیہ اور حج کی مبارک تقریب پر

الفضل کا خاص نمبر

عید الاضحیہ اور حج کی مبارک تقریب پر الفضل کا ایک خاص نمبر ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ جس کا ٹائیٹل رنگین ہوگا۔

الفضل ایک ایسا اخبار ہے۔ جو اپنی اشاعت کی وسعت کے لحاظ سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ زمین کے کناروں تک پہنچتا ہے۔ ہر چھوٹے بڑے ملک میں اسکی ایجنسیاں قائم ہیں۔

اسلئے

ایجنٹ حضرات اپنے آرڈر ۲ اگست تک دفتر میں بھجوا دیں۔ تاجر صاحبان کیلئے یہ ایک نادر موقعہ ہے۔ وہ اس میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ نرخ بالکل واجبی ہیں۔

(منیجر الفضل)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲